۸۸۲۷
دار الافتاء
جامعة العلوم الاسلامية
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
پاکستان
08 JUL 2020
۱۶ ذوالقعدۃ ۱۴۴۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم جناب مفتی صاحب جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

1- کیا ایسا کہنا جائز ہے ؟"اگر ہمارے نبی ﷺ نہ ہوتے تو حضرت آدم علیہ السلام یا دوسرا کوئی نبی پیدا نہیں ہوتا"

لایقول لولا نبینا لم یخلق آدم علیہ السلام وھو خطا (البحر الرائق، کتاب السیر، باب أحکام المرتدین، 204/5)

2- اس بات کی دلیل شرعی کیا ہے؟ نیز کیا ایسا کہنا جائز ہے؟

" باقی انبیاء علیہم السلام کو حضور ﷺ کے واسطہ اور طفیل سے نبوت و کمالات ملے "

(لایقول لولا نبینا لم یخلق آدم) قال في التتارخانیۃ وفي جواھر الفتاوی: ھل یجوز أن یقال لولا نبینا محمد ﷺ لما خلق اللہ تعالیٰ آدم؟ قال: ھذا شيء یذکرہ الوعاظ علی رؤوس المنابر یریدون بہ تعظیم محمد علیہ الصلاۃ والسلام وأولی أن یحترزوا عن أمثال ھذا فإن النبي علیہ الصلاۃ والسلام وإن کان عظیم المنزلۃ والمرتبۃ عند اللہ تعالیٰ کان لکل نبي من الأنبیاء علیھم السلام منزلۃ ومرتبۃ وخاصیۃ لیست لغیرہ فیکون کل نبي أصلاً بنفسہ (منحۃ الخالق علی البحر الرائق)

3- لولا محمد ما خلقت آدم کے مضمون میں جو روایات وارد ہیں کیا وہ ثابت ہیں؟

اور اگر بالفرض ثابت ہوں ان سے علم ظنی حاصل ہوگا یا علم قطعی؟

اور کیا "اولیت فی الخلق" کے عقیدے کیلئے ان روایات سے قطعی دلیل حاصل ہوتی ہے؟

(نوادر الحدیث از شیخ الحدیث مولانا یونس جونپوریؒ، 451-459)

مستفتی: علی (صوابی)

۸۸۲۷
عرفان اجمل

الجواب حامدًا ومصلیًا

صورت مسئولہ میں سائل نے جن کلمات کے متعلق سوال کیا ہے، ان کلمات کا مضمون روایات سے ثابت ہے، اس بارے میں اکابرین کے ارشادات ملاحظہ ہوں:

محدث العصر حضرت علامہ یوسف بنوری "حدیث" لولاک " سے متعلق لکھتے ہیں:

ابھی یاد آیا کہ ماہ رمضان کے کسی پرچہ میں سائل نے حدیث "لولاک لما خلقت الأفلاک" پر "اتفاقی موضوع" ہونے کا حکم لگایا تھا، اسنادی حیثیت سے قطع نظر کر کے آپ نے یہ توجیہ فرمائی تھی وہ پسند آئی تھی، اس وقت خیال آیا کہ حدیث مذکور سے متعلق کچھ عرض کردیا جائے، لیکن یاد نہیں رہا، آج یاد آنے پر اجمالًا اتنا عرض کیے دیتا ہوں، کہ بالکل یکطرفہ فیصلہ نہ ہو، اور کسی قدر اسنادی حیثیت سے بھی حقیقت سامنے رہے، "لولاک لما خلقت الافلاک" کے لفظ سے تو حدیث نہیں ہے، البتہ اسکے ہم معنی الفاظ کتب حدیث میں موجود ہیں۔

الف:

مستدرک حاکم جلد: ۲ ص: ۶۱۵ میں ابن عباس کی روایت ہے

دار الافتاء
جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
پاکستان

قال: اوحی اللّٰہ الی عیسیٰؑ یا عیسیٰ! اٰمن بمحمد وأمر من ادرکتہ من امتک ان یؤمنوا بہ فلولا محمد ماخلقت اٰدم ولولا محمد ماخلقت الجنۃ والنار

حاکم ابو عبداللہ روایت کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ" حافظ ذہبی اگرچہ فرماتے ہیں: "اظنہ موضوعًا علی سعید" لیکن کوئی وجہ اپنے گمان کی تائید میں بیان نہیں فرما سکے۔

حافظ تقی الدین سبکی اپنی کتاب شفاء السقام میں اور شیخ سراج الدین بلقینی اپنے فتاویٰ میں حافظ حاکم ابو عبداللہ کی تائید میں اسکی تصحیح فرماتے ہیں:

"ومثلہ لایقال رأیًا فحکمہ الرفع"

ب: نیز مستدرک حاکم ج: ۲ ص: ۶۱۵ میں اور مجمع الزوائد ج: ۸ ص: ۲۵۳

میں بحوالہ طبرانی حضرت عمرؓ کا ایک طویل اثر ہے جس میں حضرت آدم کو یوں خطاب ہوا ہے، "لولا محمد ما خلقتك" حاکم نے اس کی بھی تصحیح فرمائی ہے، اس میں عبداللہ بن زید بن اسلم راوی ضعیف ہے، موضوع ہونے کا حکم پھر بھی مشکل ہے، عبداللہ بن زید ترمذی اور ابن ماجہ کے رجال میں سے ہے

ج:

حضرت علی کا ایک اثر زرقانی شرح مواہب میں ہے:

ان الله قال لنبیه

من اجلك اسطح البطحاء واموج الموج وارفع السماء واجعل الثواب والعقاب ... اھ۔

(ماہنامہ بینات ص: ۱۱-۱۲ تاریخ اشاعت جمادی الاولیٰ ۱۴۳۸)

دار الافتاء جامعة العلوم الاسلامية علامہ بنوری ٹاؤن پاکستان

فتاویٰ محمودیہ میں ہے:

سوال: "لولاك لما خلقت الافلاك" اور "لولاك لما خلقت الدنیا"

ان دونوں میں سے کس کے الفاظ صحیح ہے حدیث پاک کی کس کتاب میں مذکور ہے؟

الجواب حامداً و مصلیاً:

"لولاك لما خلقت الافلاك" کو حضرت تھانویؒ نے امداد الفتاوی میں (۳/۹۰) اور مولانا شاہ عبدالعزیزؒ نے فتاوی عزیزی (۴/۱۲۹) میں موضوع لکھا ہے، علامہ شوکانی نے الفوائد المجموعہ فی الاحادیث الموضوعہ ص ۱۰۸ میں موضوع بتایا ہے، لیکن ملا علی قاریؒ نے موضوعات کبریٰ (ص ۷۰) میں تحریر فرمایا ہے،

لولاك لما خلقت الافلاك قال الصنعانی : "موضوع" كذا في الخلاصه لكن معناه صحيح قد روى الديلمي عن ابن عباس مرفوعاً: اتاني جبرئيل فقال يا محمد لولاك لما خلقت الجنة، لولاك لما خلقت النار، وفي رواية ابن عساكر لولاك لما خلقت الدنيا اس سے معلوم ہوا، کہ اس کے الفاظ موضوع ہے، مگر معنی صحیح ہے، اس عبارت میں سے حدیث "لولاك لما خلقت الدنيا" کا حال بھی معلوم ہوگیا کہ ابن عساکر نے اسکو روایت کیا ہے (ص ۸۴-۸۵/۴)

۸۸۲۷

امداد الفتاوی میں ہے:

سوال: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باعث ایجاد عالم ہے یا نہیں؟ اور حدیث "لولاک لماخلقت الافلاک" پایہ ثبوت تک پہنچتی ہے کہ نہیں؟ اور یہ حدیث کس کتاب میں ہے؟

الجواب: آپ کی اولیت خلق تو بعض روایات سے ثابت ہے معلوم ہوتی ہے، جیسا کہ بعض رسائل میں بحوالہ مواہب لدنیہ بتخریج عبدالرزاق بروایت حضرت جابر بن عبداللہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد منقول دیکھا گیا ہے کہ سب سے اول حق تعالیٰ نے تیرے نبی کا نور پیدا کیا۔ ھ لیکن حدیث مذکور فی السوال کہیں نظر سے نہیں گزری بظاہر موضوع معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم

(ج: ۵ ص: ۷۹)

دار الافتاء جامعة العلوم الإسلامية علامہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان

الیواقیت الغالیہ میں ہے:

بہر حال قدماء محدثین میں سے ابن جریر طبری وغیرہ اور انکے بعد حافظ ابن تیمیہ (۱/۱۰۰) حافظ ابن کثیر (ص ۹۸) وغیرہ نے اول المخلوقات کے متعلق بہت سارے اقوال ذکر کیے ہیں لیکن کسی نے بھی اس حدیث سے تعرض نہیں کیا ہاں یہ ضرور ہے، کہ حضور انبیاء میں سب سے مقدم ہے، اگرچہ بعثت میں سب سے مؤخر ہے حضرت ابو ہریرہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

"کنت اول النبیین فی الخلق واخرھم فی البعث" ... الخ

بہر حال اگر روایات ثابت ہو جائیں تو اس سے اولیت فی الخلق کا علم ظنی حاصل ہوتا، اس سے کوئی قطعی بات ثابت نہیں ہوتی۔

(مستفاد از یواقیت الغالیہ ج: ۲ ص ۱۲، ۱۳)

کتبہ

عرفان اجمل

متخصص فی الفقہ الاسلامی جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن

۲۹/۱۱/۱۴۴۱ھ - ۲۱/۷/۲۰۲۰ء

الجواب صحیح
محمد عبدالقادر

الجواب صحیح
ابوبکر سعید الرحمن

الجواب صحیح
محمد انعام الحق

جامعة العلوم الإسلامية مفتی دار الافتاء علامہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان